نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد نقوی رحمت مآب طاب ثراہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ہر حمد ہر ستائش ہر تعریف اس اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے۔ الحمد یعنی ہر حمد یہاں پر ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں توجہ فرمائیں۔ الحمد ہر حمد کسی کی زبان پر کسی کی بھی حمد آئے تو وہ اللہ کی حمد۔ تو اب اللہ کی حمد کیسی؟ کسی اور کی حمد آسکتی ہے اللہ مقابلہ پر۔ ارے جو چپ ہیں، وہ بھی تعریف کر رہے ہیں۔ جو وجود میں کمال پایا جاتا ہے، وہ بھی تو اسی کی طرح پلٹتا ہے۔ تو ہر تعریف اس کی، تو سب سے بڑی تعریف اللہ کے لئے۔ تو اللہ کا نام کیا ہونا چاہئے تھا؟ وہی جس کے لئے بہت تعریفیں ہیں مگر یہاں پر میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اللہ نے اپنا نام رکھا محمود۔ محمود کون؟ جس کی تعریف کی جائے اور اپنے حبیب کا نام رکھا محمدؐ۔ محمدؐ کون؟ جس کی بہت تعریف کی جائے۔ اے میرے مالک! تیرا نام ہونا چاہئے تھا محمدؐ اور تیرے حبیب کا نام ہونا چاہئے تھا محمود۔ مگر یہاں معاملہ الٹا ہوا۔ اپنا نام رکھتا ہے محمود۔ اپنے حبیب کا نام رکھتا ہے محمدؐ۔ شاید آپ کہیں گے کہ اس نے کہاں رکھا وہ تو جناب عبدالمطلب نے رکھا تھا؟ یہ اللہ نے کہاں سے رکھ دیا؟ میں کہوں گا میرا عقیدہ ہے کہ اللہ نے نام رکھا الہام کے ذریعے سے۔ الہام نہ کہئے گا کہ صرف نبی اور معصوم کو ہوتا ہے۔ اگر ام موسیٰ کو وحی ہوسکتی تھی جو نبی نہیں ہیں، جو رسول نہیں ہیں تو عبدالمطلب کو بھی الہام ہوسکتا ہے کہ میرے نبی کا نام محمدؐ رکھو۔ کیوں؟ دلیل کیا ہے؟ ہر ماں باپ کی تمنا ہوتی ہے کہ اپنے بچے کا اچھا سا نام رکھیں۔ خود سمجھ میں نہیں آتا، جناب سے رکھوائیں گے۔ وہ قرآن سے نکال دیں بہت اچھا نام ہو۔ کسی شاعر سے نام رکھوائیں گے، ارے وہ ڈھونڈھ کے بتا دے کہ کون نام اچھا ہے؟ تو ماں باپ کے دل کی تمنا ہوتی ہے کہ اس کی اولاد کا نام بہترین رکھا جائے۔ میں تمام دنیائے عرب سے کہتا ہوں کہ لغت میں ڈھونڈھ کر بتاؤ محمدؐ سے بہتر کوئی نام ہوسکتا ہے۔ لفظ کے اعتبار سے معنی کے اعتبار سے، سننے میں بھلا لگنے کے اعتبار سے محمدؐ سے بہتر کوئی نام ہوسکتا ہے۔

یعرب بن قحطان جس سے ابتدائے عربیت ہے اس وقت سے لے کر جناب رسالت مآبؐ کی ولادت تک ہزاروں برس گزرے ہیں اور ان ہزاروں برس میں لاکھوں بچے پیدا ہوئے اور ہر ماں باپ کی تمنا کہ بہتر سے بہتر نام ہو۔ ذرا سوچیں اور غور کریں کہ ابوجہل مل گیا نام، ابولہب مل گیا نام، ابوسفیان مل گیا نام اور کسی کی نظر نہ گئی محمدؐ پر۔ اس سے بہتر کوئی نام نہیں ہوسکتا ہے، نہ لفظ کے اعتبار سے نہ معنی کے اعتبار سے نہ تلفظ کے اعتبار سے۔ یہ خود بتاتا ہے کہ کوئی اس نام کے گرد محاصرہ کئے ہوئے تھا جب تک حق دار آ نہ جائے دوسرا استعمال نہ کرے۔ میرے حبیبؐ کا نام

ہوجائے تو دنیا رکھے۔ پھر لاکھوں اس نام کے ملیں گے مگر یہ نام جس کے لئے چھپا رکھا ہے جب تک وہ آ نہ جائے اس وقت تک کسی کی نظر جانے نہ پائے۔ اب سوال ہوتا ہے مالک اپنا نام تو نے محمود کیوں قرار دیا؟ حبیب کا نام تو نے محمدؐ کیوں رکھا؟ تیری حمد کے مقابل میں رسول کی تعریف!! ظاہر ہے، بندے ہیں۔ لاکھ بلند سہی مگر بندے تو ہیں۔ ان کی تعریف کیا ہے ''بعد از خدا بزرگ توئی'' اللہ کے بعد سب سے بڑے۔ مگر ظاہر ہے کہ اللہ اعظم و اکبر ہے۔ تو تیرا نام ہوتا محمد تیرے بندے کا نام ہوتا محمود مگر یہ نام الٹ کیوں گیا۔ اب اس کے لئے وہی مثال جو اس سے پہلے پیش کر چکا ہوں تعریف کے سلسلے میں۔ جب میں نے کہا تھا کہ صنعت کا تعریف صانع کی تعریف ہوتی ہے۔ اسی مثال کو پیش کرتا ہوں کہ ایک مشاعرے میں، ایک مقاصدے میں آپ تشریف لے گئے اور شاعر صاحب قصیدہ یا اپنی غزل یا نظم پڑھ رہے ہیں اور ہر ہر شعر کی داد مل رہی ہے، ہر ہر شعر پر لوگ تعریفیں کر رہے ہیں۔ مجمع کھڑا ہوا جاتا ہے، اور جب داد ملتی ہے تو وہ آداب، عزت افزائی، شکریہ، بس ختم۔ ایک سلام پر ہر تعریف کو ٹال رہے ہیں۔ کہ ایک گوشے میں نظر پڑی تو ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے، بوڑھے آدمی بزرگ انھوں نے کہا بیٹا یہ مصرع اچھا ہوگیا۔ نہ واہ واہ ہے نہ سبحان اللہ ہے نہ کھڑے ہوئے نہ اور کچھ۔ مصرع اچھا ہوگیا، بس انھوں نے اتنا کہا اور وہ مڑ گئے اب جھک جھک کے تسلیمیں کر رہے ہیں، حضور ہی کے قدموں کا فیض ہے۔ حضور ہی کا طفیل ہے، میں کس قابل ہوں؟ سرکار ہی نے تو مجھے عزت دی ہے یہ فرق کیا ہوگیا۔ اس سے پہلے مجمع کر رہا تھا مدح، اور اب استادِ فن نے کی ہے۔ جیسا مدح کرنے والا ہوتا ہے ویسی ہی تعریف کی اہمیت پیدا ہوتی ہے۔ ارے اللہ کی حمد پوری کائنات نے کی مگر یہ مخلوق کی حمد تھی خالق کے لئے اور محبوب کی حمد خود حبیب نے کردی۔ جب اللہ مدح کردے اپنے پیارے پیغمبر کی تو مخلوق کی مدح دب جائے گی، خالق کی مدح بلند ہوجائے گی۔ دنیا جس کی مدح کرے وہ محمود ہوگا، اللہ جس کی مدح کرے وہ محمدؐ ہوگا۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کیا ذہن ہے؟ یعنی دوسرے فرقے والے تو اپنے رہنماؤں کو اتنا اونچا کئے دے رہے ہیں کہ انسان سے بلند وہ صاحب اللہ کے عقاب تھے۔ اور نہ معلوم کیا تھے، یہ تھے، وہ تھے اور اللہ کے بیٹے تھے فلاں تھے۔ اور ہمارے یہاں کیا ہے جو فضیلت ہے وہ بھی غائب۔ ارے صاحب وہ وہ تو ہمارے ہی ایسے تھے بس۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ارے یہ رسولؐ کی عظمت کیوں کھل رہی ہے؟ لوگوں کو ہم کہتے ہیں ہمارے ایسے اور اللہ کہتا ہے کہ یہ تو ہمارا نبی عام انبیاء کا ایسا بھی نہیں۔ ہر نبی کو آواز دی جارہی ہے نام لے کر۔ نام لے کر پکارا جارہا ہے لیکن جب منزل آتی ہے خاتم النبیین کی تو اب یہاں نام نہیں لیا جاتا بلکہ کبھی نبی کہہ کر کہا جاتا ہے، کبھی رسول کہہ کر پکارا جاتا ہے، کبھی بشیر کہا جاتا ہے، کبھی اس کو مزمل کہا جاتا ہے، کبھی مدثر کہا جاتا ہے، کبھی یٰسین کہا جاتا ہے۔ پورے قرآن میں کہیں اللہ نے نام لے کر پکارا ہی نہیں۔ تمہیں حکم دیا ہے کہ میرے نبی کو نام لے کر نہ پکارنا، عہدے کے ساتھ پکارنا۔ تم سے بعد

میں عمل کرنے کو کہا قدرت نے خود عمل کر کے پہلے دکھا دیا۔

لکھنؤ میں ایک سلطان المدارس ہے ایک زمانے میں میں یہاں پڑھایا کرتا تھا اور آپ حضرات کو معلوم ہے کہ سامنے ہی زنانہ اسپتال ہے جس کو مشن والے پہلے چلاتے تھے۔ تو ایک مشنری صاحب پادری صاحب ہوں گے بہرصورت وہ اکثر خالی وقت میں میرے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ نہ معلوم کیا دلچسپی ہوگئی تھی اِدھر اُدھر کی باتیں وہ کرتے رہتے تھے۔ ایک دن انھوں نے سوال کیا، وہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ آپ لوگ مسلمان کہتے کہ آپ کے رسول تمام انبیاء سے افضل، سیدالمرسلین ہیں، خاتم النبیین ہیں۔ سب سے افضل۔ لیکن لقب جو آپ لوگ رسولؐ کا کہتے ہیں، وہ کہیں قرآن بھر میں موجود نہیں۔ آپ کہتے ہیں رسولؐ کا لقب ہے حبیب اللہ (اللہ کے محبوب اللہ کے پیارے) جو لقب مسلمان کہتے ہیں خود اپنے نبی کا، وہ قرآن میں نہیں ملتا۔ گذشتہ انبیاء کے سب کے القاب کا ذکر ہے۔ جناب ابراہیم خلیل ہیں ''اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً'' اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ جناب موسیٰ کلیم ہیں ''كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسىٰ تَكْلِيْمًا'' ہر نبی کے لقب کا ذکر اور رسول کا لقب ہے حبیب اللہ اور کہیں ذکر نہیں، تو یہ کیا ہے؟ رسول ہی کے لقب کا قرآن میں ذکر نہیں۔ واقعاً جب میں نے دیکھا تو نہ حبیب کی لفظ آئی ہے، نہ حبیب سے مشتق کوئی لفظ آئی ہے۔ مگر جو اس وقت میرے ذہن میں جواب آیا وہ عرض کرتا ہوں۔ اور یہ میرا جواب نہیں ہے، قدرت کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی میری مدد کرے گا تو میں اس کی مدد کروں گا۔ تو بہرصورت میں نے کہا کہ جی ہاں ٹھیک کہا آپ نے رسول کے لئے یہ لقب کہیں استعمال نہیں ہوا لیکن اگر یہ استعمال ہو جاتا تو پھر رسول میں اور گذشتہ انبیاء میں فرق نہ رہتا۔ سطح ایک ہوجاتی کسی کو خلیل کہا، کسی کو کلیم کہا، کسی کو صفی کہا، کسی کو حبیب کہہ دیا اور قدرت امتیاز قائم رکھنا چاہتی تھی۔ ابراہیم خلیل ہیں لیکن کیا کہیں قرآن بتاتا ہے کہ جو نقش قدم ابراہیمی پر چلے وہ بھی خلیل بن جائے، موسیٰ کلیم ہیں لیکن کیا کوئی سند ہے کہ جو جناب موسیٰؑ کو صحیح معنوں میں مان لے، وہ بھی کلیم بن جائے گا؟ یہ لقب انبیاء کے لئے ہیں لیکن رسولؐ کے لئے کیا ارشاد ہوا رسالت مآب کے لئے ارشاد ہوتا ہے: ''قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ'' کہ اللہ کو دوست رکھو اور میرے نقش قدم پر چلو۔ ''يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ'' اللہ بھی تم کو دوست رکھے گا۔ تو معلوم ہوا کہ مرتبہ اتنا بلند کیا گیا کہ وہ خود ہیں خلیل، وہ خود ہیں صفی اور بس، لیکن ان کے نقش قدم پر چلنے والا بھی حبیب خدا بن جایا کرتا ہے۔ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

تو اس کا نام محمود اور یہ محمدؐ۔ الحمد وہ سورہ کہ جس کی تلاوت ہر نماز میں واجب۔ پہلا جملہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اسی سے مشتق کر کے نبی کا نام رکھا محمدؐ اور سب سے زیادہ جس صفت کا قرآن نے تذکرہ کیا میں عرض کر چکا وہ یہ کہ روزانہ ہر مسلمان کم سے کم تیس مرتبہ اس کا اقرار کرے یعنی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ یہ وہ صفت جس کی تیس دفعہ تکرار کم سے کم ہر مسلمان پر لازم، میں ہوں رحمن و رحیم تو نبی کا

(بقیہ............صفحہ ۷۷ پر)

اگر نبوت کی احتیاج ہے تو اس شخص کے سوا کوئی دوسرا نبی نہیں ہوسکتا۔

یہ تھا، حضرت رسالتمآب ﷺ کے اس خط کا مختصر حال اور اس کے اثرات کا ذکر جو آپؐ نے قیصر روم کو روانہ کیا تھا۔

مصادر

۱۔ بحارالانوار، ۲۰/ ۳۸۶ ط جدید تہران
۲۔ صحیح بخاری، کتاب جہاد باب ۱۰۲
۳۔ صحیح مسلم، ۵/ ۱۶۳
۴۔ مسند احمد بن حنبل، ۱/ ۲۶۲
۵۔ تاریخ کامل، ۲/ ۸۰
۶۔ تاریخ طبری، ۲/ ۲۹۰
۷۔ تاریخ ابن عساکر، ۱/ ۱۳۹
۸۔ سیرت حلبیہ، ۳/ ۲۷۳
۹۔ طبقات کبریٰ، ۱/ ۲۹۵
۱۰۔ سیرت زینی دحلان، برحاشیہ حلبیہ، ۱/ ۱۵۸
۱۱۔ تاریخ ابوالفداء، ۱/ ۱۴۸

❀❀❀

بقیہ............ نام محمد ﷺ

لقب اب کیا قرار دیا جاتا ہے۔ ''رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ'' رحمت مصدر ہے جس میں رحمان بھی شامل جس میں رحیم بھی شامل۔ نامِ محمدؐ الحمد سے۔ لقب رحمت اس کا نبی جو رحمن و رحیم۔

اب میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں اگر ایک نام ہوتا جو اس سے پہلے کبھی نہیں رکھا گیا تو میں کہتا اتفاق سے عرب والوں کی نظر چوک گئی، کسی کی نظر ہی نہ پڑی کہ کوئی اپنا نام محمد رکھ دیتا۔ لیکن قدرت کا عجیب اہتمام میری نظر نے جب تلاش کیا تو نہ محمدؐ سے پہلے کوئی محمدؐ ملا نہ علیؑ سے پہلے کوئی علیؑ ملا، نہ حسنؑ سے پہلے کوئی حسنؑ ملا، نہ حسینؑ سے پہلے کوئی حسینؑ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قدرت ان ناموں کی حفاظت کر رہی ہے کہ بھلا تم ان ذاتوں کو کب پہنچ سکو گے جب ناموں تک نہ پہنچ سکے اور کیوں نہ ہو یہ وہ ہیں جو رسولؐ سے جدا نہیں یہ وہ ہیں جو رسول سے الگ نہیں۔ کسی کے لئے نص قرآن کہ یہ نفس محمدؐ ہیں۔ حدیث و روایت اور چیز ہے قرآن کی نص اور چیز ہے۔ نص قرآن کہ نفس محمدؐ۔ میدان مباہلہ میں آ رہے ہیں اور آیۂ مباہلہ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ۔ آجاؤ ہم اپنے بیٹوں کو لائیں تم اپنے بیٹوں کو لاؤ ہم اپنی عورتوں کو لائیں اور تم اپنی عورتوں کو لاؤ۔ ہم اپنے نفسوں کو لائیں اور تم اپنے نفسوں کو لاؤ۔ اور آپ بتائیے کہ علیؑ نفس کا مصداق نہیں ہیں تو اور کون ہے؟ اس سے پہلے دو لفظیں ہیں اَبْنَآءَنَا۔ ابنائنا میں علیؑ آتے نہیں رسول کے بیٹے ہیں نہیں۔ نِسَآءَنَا، نسائنا کا مصداق ہیں فاطمہؑ تو اب علیؑ کو لائے کیوں رسولؐ جب اجازت نہ تھی۔ تو بس ایک ہی لفظ تو رہ گئی اَنْفُسَنَا۔ تو معلوم ہوا کہ قرآن نے بتایا کہ مصداق نفس کون۔

اور احتیاط رسالت اتنی کہ دیکھو ترتیب بھی بدلنے نہ پائے۔ کہیں الجھ نہ جانا مطلب سمجھنے میں۔ اگر ابنائنا کی لفظ آگے ہوگی تو یہ بچے آگے آگے۔ اگر لفظ نسائنا بیچ میں ہوگی تو لفظ نسائنا کی مصداق فاطمہؑ وسط میں ہوں گی۔ اور انفس کی لفظ بعد میں ہوگی تو مصداق انفسنا علیؑ سب سے پیچھے ہوں گے۔ ایک سطر قرآن صامت میں ملے گی ایک سطر قرآن ناطق میں ملے گی وہاں لفظیں دیکھتے جانا یہاں مطلب دیکھتے جانا۔ (ماخوذ از مجالس عظیم)

❀❀❀